ادبیات

رموز

جناب احسان دانش صاحب کاندھلوی

(برہان پور (سی پی) میں شاہ منصورؒ کے مزار پر کہے گیے)

زیر ترتیب کتاب "نفیرِ فطرت" کا ایک ورق

رموزِ ہستیٔ انساں کو انساں پا نہیں سکتا
معمہ یہ کسی صورت سمجھ میں آ نہیں سکتا

فقیر اب عیش دنیا کو نظر میں لا نہیں سکتا
میں دیوانہ سہی لیکن یہ دھوکا کھا نہیں سکتا

قدم راہِ طلب میں جو بھی بڑھ جائے غنیمت ہے
حقیقت کو اگرچہ فکر انساں پا نہیں سکتا

حجاباتِ تعین زندگی طے کرتی رہتی ہے
یہ افسانہ جو کہہ جاتا ہے پھر دوہرا نہیں سکتا

کبھی صانع سما سکتا نہیں صنعت کے دامن میں
سمجھ کا دینے والا خود سمجھ میں آ نہیں سکتا

یہ مانا ایک قطرہ ڈوب سکتا ہے سمندر میں
سمندر ایک قطرہ میں سمٹ کر آ نہیں سکتا

اسیر زندگی اور تبصرہ انجامِ ہستی پر؟!
تو بڑھ کر دو قدم اپنے سے آگے جا نہیں سکتا

نظر سے وقت کے ہمراہ پردے اُٹھتے جاتے ہیں
مگر مرکز کسی عالم کو میں ٹھہرا نہیں سکتا

اسیرِ حدِ امکاں ہے بصیرت نوعِ انساں کی
پرے سورج سے اُڑ کر کوئی ذرہ جا نہیں سکتا

نہاں ہیں ظلمتِ افلاس میں تابانیاں کیسی
سمجھتا ہوں میں خود اس راز کو سمجھا نہیں سکتا

پیے ہیں اس قدر احسان آنسو شدتِ غم میں
مرا ہمعصر شاعر اس طرح غم کھا نہیں سکتا